ایک لطیف خواب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قلم سے

ضلع سیالکوٹ کی ایک خاتون قادیان میں رہتی ہیں۔ چونکہ چوڑیاں فروخت کرتی ہیں۔ انہیں عورتیں "چوڑیوں والی مائی" کہتی ہیں۔ مجھے معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے ایک خواب عزیزہ امۃ الودود مرحومہ کے بارہ میں دیکھا ہے۔ میں نے آج (۲۷ جون) انہیں بلا کر ان سے وہ خواب سنانے کو کہا۔ اور انہوں نے مندرجہ ذیل خواب سنایا:-

میں نے دیکھا۔ کہ کہیں جا رہی ہوں اور بڑا لمبا فاصلہ طے کرتی چلی جاتی ہوں۔ عجیب نظارے راستہ میں دیکھنے میں آئے۔ چلتے چلتے میں ایک جگہ پر پہنچی جہاں ایک نہر جاری تھی۔ اس پر ایک پل تھا۔ میں اس پر سے گزر گئی۔ آگے ایک وسیع باغ نظر آیا۔ میں اس میں گھس گئی۔ اور اسے بھی پار کر گئی۔ راستہ میں مختلف جگہ پر پہرے ہیں۔ مگر مجھے کسی نے روکا نہیں۔ اس باغ کو گزر کر پھر ایک نہر آئی۔ میں اس پر سے بھی عبور کر گئی۔ پھر ایک اور وسیع باغ دکھائی دیا۔ میں اس میں سے آگے گزر گئی۔ پھر ایک نہر آئی۔ جس میں دودھ بہ رہا ہے۔ میں اس پر کھڑی ہو گئی۔ اس کے پرے ایک وسیع باغ نظر آیا۔ جس میں گلاب کے پودے بکثرت ہیں۔ اور اور کئی اقسام کے پھول ہیں۔ اور کچھ درخت پھلوں کے ہیں۔ مگر پھلوں کے درخت پھولوں سے کم ہیں۔ مگر جو ہیں ان پر اس کثرت سے پھل ہے۔ کہ پتے نظر نہیں آتے۔ پھل ہی پھل نظر آتے ہیں اس باغ میں ایک مکان جو نہایت خوشنما ہے۔ نظر آیا۔ میں اسے دیکھ کر حیران ہوتی ہوں۔ کیونکہ اس کی چھت کے نیچے دیواریں نہیں۔ چھت آپ ہی کھڑی ہے (بغیر عمد ترونھا کی آیت کا نظارہ دکھایا گیا ہے) ہاں دروازوں کے ارد گرد کولے ہیں۔ یہ مکان اس قدر خوشنما ہے۔ کہ میں دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اس میں اس قسم کے پتھر لگے ہوئے ہیں۔ جیسے بندوں (زیور) میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور خوب جگمگا رہا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ میں اسے بھی دیکھوں۔ چنانچہ میں آگے بڑھ کر اس مکان میں گھس گئی۔ اور ادھر اُدھر دیکھا۔ کہ کیا کوئی شخص اس مکان میں رہتا بھی ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ اس میں ایک میز بچھی ہوئی ہے۔ اور اس پر سبز رنگ کا میز پوش ہے۔ اس کے سامنے ایک کرسی پر امۃ الودود مرحومہ بیٹھی ہوئی ہیں۔ اور بیسیوں خوبصورت چینی کے برتنوں میں پھل سامنے چنا ہوا ہے مگر وہ اس میں سے کچھ کھا نہیں رہیں بلکہ چہرہ اُداس ہے۔ اور سر جھکایا ہوا ہے مجھے دیکھ کر کہا۔ کہ تم چوڑیوں والی مائی ہو، جو پرسوں ہمارے گھر آئی تھیں (وہ کہتی ہیں۔ کہ یہ واقعہ ہے۔ کہ میں ان کی وفات کے دن صبح کے وقت ان کے گھر گئی تھی۔ اور انہوں نے کہا تھا۔ کہ مائی کوئی اچھی سی چوڑیاں لاؤ۔ میں نے بعض لوگوں کو تحفۃً دینی ہیں (شاید پاس ہونے کی خوشی میں اپنی سہیلیوں کو تحفہ دینا ہوگا) اس پر میں نے کہا تھا۔ کہ میں امرتسر جاؤں گی۔ تو وہاں سے لاؤں گی) میں نے کہا۔ ہاں بی بی میں وہی چوڑیوں والی مائی ہوں۔ اتنے میں کیا دیکھتی ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور امۃ الودود مرحومہ کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہتے ہیں۔ کہ بی بی کچھ کھا لو۔ اس پر اس نے جواب دیا۔ کہ مجھ سے کچھ کھایا نہیں جاتا کیونکہ مجھے امی جان یاد آ رہی ہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔ کہ مائی! امۃ الودود ایسی اچھی جگہ آئی ہے کہ خدا ہر ایک کو وہاں آنا نصیب کرے پھر فرمایا۔ مائی تم یہاں تک ہی آئی ہو یا آگے بھی گئی ہو میں نے کہا۔ کہ نہیں۔ میں اسی جگہ تک آئی ہوں پھر پوچھا۔ تم کو کسی نے روکا تو نہیں۔ میں نے کہا۔ کہ نہیں۔ مجھے کسی نے نہیں روکا۔ پھر فرمایا۔ کہ جو بات میں نے کہی ہے۔ وہ ضرور تین دفعہ دُہرا کر امۃ الودود کی والدہ سے کہہ دینا۔ اتنے میں کمرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام داخل ہوئے۔ اور آ کر امۃ الودود کے پہلو میں ایک کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ اور آپ نے بھی امۃ الودود مرحومہ کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا۔ اس موقعہ پر میں اس خیال سے کہ آپ فرمائیں گے۔ یہ عورت کیوں کمرہ میں آ گھسی ہے۔ وہاں سے واپس جانے کے لئے اٹھی ہوں۔ مجھے اُٹھتے دیکھ کر امۃ الودود مرحومہ نے کہا۔ کہ مائی ٹھہر جاؤ۔ میں نے تمہارے ہاتھ پیغام بھجوانا ہے یہ کہہ کر وہ اُٹھیں۔ اور ایک سبز رنگ کا خوبصورت تولیہ لا کر میرے آگے بچھا دیا۔ اور پھر جا کر ایک بڑا سردہ لا کر اس پر رکھ دیا۔ اور پھر ایک اور سردہ لائیں۔ جو اس سے چھوٹا ہے وہ بھی تولیہ پر رکھ دیا۔

پھر تیسری دفعہ ایک اور سردہ لائیں۔ جو دوسرے سے بھی چھوٹا ہے۔ اور وہ میرے پاس رکھ دیا۔ اور دونوں بڑے سردوں کو تولیہ میں لپیٹ کر میرے ہاتھ میں دیا۔ اور کہا۔ کہ جو بڑا سردہ ہے وہ میرے چچا ابا کو دینا اور کہنا کہ نماز پڑھ کر میرے لئے دعا کریں۔ اور دوسرا جو اس سے چھوٹا ہے۔ وہ میری امی جان کو دینا اور کہنا کہ نماز پڑھ کر میرے لئے دُعا کریں۔ اور کہا کہ یہ بھی کہنا کہ میرے لئے زیادہ روئیں نہیں۔ میں بہت اچھی جگہ آئی ہوں۔ مگر ابھی میرا دل ان کی یاد میں اداس رہتا ہے۔ اور تیسرا سردہ جو سب سے چھوٹا ہے کہا کہ یہ تمہارا ہے۔ میں وہ سردے اٹھا کر کمرے سے باہر نکلی تو میری آنکھ کھل گئی۔

یہ خواب بالکل احادیث اور قرآن کریم کے مضامین کے مطابق ہے۔ کیونکہ قرآن کریم اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک وفات یافتہ لوگ بھی وفات کے بعد شروع میں اپنے اعزہ کی علیحدگی سے ضرور افسردہ ہوتے ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ کہ ایسے وقت میں انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کے پسماندگان کے بارہ میں تسلی دی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے ایسے اوقات میں قبر پر جا کر دُعا کرنا سنت صلحاء میں سے ہے ؛

پھر اس مائی نے سنایا۔ کہ سارہ بیگم مرحومہ کی وفات سے ایک دن پہلے بھی میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ جو میں نے اپنے خاوند سے کہا تھا۔ کہ آپ کو لکھ کر بھجوا دے۔ مگر انہوں نے سستی کی۔ وُہ خواب یہ تھا۔ کہ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں۔ اور سارہ بیگم مرحومہ کو اپنے ساتھ لے کر کسی طرف کو چل پڑے ہیں۔ ان کے پیچھے میرا کہتی ہیں کہ آپ ہیں اور بہت سی مخلوق ہے۔ جو سب پیچھے پیچھے چلے جا رہے ہیں۔ آپ سارہ بیگم کو آوازیں دیتے ہیں مگر وُہ متوجہ نہیں ہوتیں لمبا سفر اسی طرح طے ہوا ہے۔ پھر ایک نہر آئی ہے اسے پار کیا ہے۔ اس وقت ایک خوبصورت وسیع گاڑی آئی ہے۔ اور کوئی کہتا ہے۔ یہ ایک بزرگ عورت کو لینے کے لئے آئی ہے۔ اس وقت آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا ہے۔ کہ آپ سارہ بیگم کو چھوڑ جائیں ساتھ نہ لے جائیں مگر انہوں نے فرمایا ہے کہ تم نے کوئی صدقہ تو دیا نہیں (ان کی بیماری اور وفات کے وقت میں باہر تھا۔ اور اطلاع بھی بعد میں ملی) اس لئے میں اب نہیں چھوڑ سکتا۔ اور پھر بغل میں ہاتھ ڈال کر ایک خوبصورت گلاب کا پھول نکال کر پھینکا ہے۔ کہ تم یہ لے لو۔ یہ کہہ کر آپ سارہ بیگم سمیت گاڑی میں سوار ہو کر چلے گئے۔ اور سب لوگ واپس آ گئے۔

سبحان الملک القدوس العزیز الحکیم۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ احسان ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق پونے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت علیل ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بے چینی اور ضعف کی شکایت ہے

حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت حرارت کی وجہ سے ناساز ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے ؛

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے ؛

آج خدا تعالےٰ کے فضل سے خوب زور کی بارش ہوئی ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کسی عزیز کی وفات پر کیا کرنا چاہیئے

(۱) "میرا جب سب سے پہلا لڑکا فوت ہوا تو اس کو ایک سخت غشی کی حالت تھی۔ گھر میں اس کی والدہ نے جب، دیکھا۔ کہ حالت نازک ہے تو انہوں نے کہا۔ کہ یہ تو امید نہیں اب جانبر ہو میں اپنی نماز کیوں ضائع کروں۔ چنانچہ وُہ نماز میں معروف ہو گئے۔ اور جب نماز سے فارغ ہو کر مجھ سے پوچھا۔ تو اس وقت چونکہ انتقال ہو چکا تھا۔ میں نے کہا کہ لڑکا مر گیا ہے۔ انہوں نے پورے صبر اور رضا کے ساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ خدا جس امر میں نامراد کرتا ہے۔ اس نامرادی پر صبر کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اسی صبر کا نتیجہ ہے کہ خدا نے ایک کی بجائے چار لڑکے عطا فرمائے۔" (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

(۲) "کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں اسے اختیار ہے کہ جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے۔ اور جو اس سے زیادہ کرے وُہ شیطان ہے۔"

(الحکم نمبر ۲۳ جلد ۹)

بیاسا کے اس پار مجاہد۔ بیاسا کے اس پار

بیٹھا ہے بے کار مجاہد ۔۔۔ اٹھ اٹھ ہو ہشیار مجاہد
حق ہو تیرا یار مجاہد ۔۔۔ کر کچھ کاروبار مجاہد
بیاسا کے اس پار مجاہد بیاسا کے اس پار

آنے والا آ بھی گیا ہے ۔۔۔ دنیا کو پلٹا بھی گیا ہے
رب کو وُہ بتلا بھی گیا ہے ۔۔۔ دین کا حال زار مجاہد
بیاسا کے اس پار مجاہد بیاسا کے اس پار

مہدی آ کے جا بھی چکا ہے ۔۔۔ سیدھی رہ دکھلا بھی چکا ہے
نیکوں کو منوا بھی چکا ہے ۔۔۔ غافل ہوں بیدار مجاہد
بیاسا کے اس پار مجاہد بیاسا کے اس پار

بالا بول اسلام کا ہوگا ۔۔۔ شہرہ اس کے نام کا ہوگا
چرچا اب الہام کا ہوگا ۔۔۔ احمد ہے سالار مجاہد
بیاسا کے اس پار مجاہد بیاسا کے اس پار

ظلمت میں اک شمع ہدیٰ ہے ۔۔۔ پروانوں کو مژدہ ملا ہے
جلوہ فرما حسن ہوا ہے ۔۔۔ عاشق ہوں تیار مجاہد
بیاسا کے اس پار مجاہد بیاسا کے اس پار

اکمل نے پیغام سنایا ۔۔۔ سب کے من کو خوب یہ بھایا
ساقی کھیون ہارہے آیا ۔۔۔ بیاسے ہوں سرشار مجاہد
بیاسا کے اس پار مجاہد بیاسا کے اس پار

اکمل عفا اللہ عنہ

امۃ الودود

ع

بُلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

از حضرت مرزا شریف احمد صاحب

شکریہ احباب

عزیزہ امۃ الودود کی وفات پر بیرون جات کے احباب اور جماعتوں کی طرف سے اظہار ہمدردی کے جو تار اور خطوط آئے ہیں۔ میرے لئے ممکن نہیں۔ کہ میں فرداً فرداً ان خطوط کا جواب دے سکوں۔ لہٰذا میں "الفضل" کے ذریعہ ایسے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت سے دوست ہیں جن کے خطوط ابھی آ رہے ہیں۔ اور بہت ہیں۔ جن کو طبعی حجاب یا دیگر موانع نے خط لکھنے کا موقعہ نہیں دیا حالانکہ اس رنج میں وہ ایسے ہی شریک ہیں۔ جیسے کہ وہ جنہوں نے بذریعہ خط۔ یا تار اظہار ہمدردی کیا اور یہ لوگ بھی میرے شکریہ کے ویسے ہی مستحق ہیں۔ جیسے کہ دوسرے۔ میں ایسے سب دوستوں کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں اس جذبۂ ہمدردی کی نیک جزا دے۔

رنج میں خوشی

ایسے واقعات دُنیا میں ہر روز ہوتے ہیں۔ مگر جن لوگوں سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ان کی موت حیات ہم پر کوئی اثر نہیں کرتی۔

اس موقعہ پر مجھے ہندوستان کے ہر گوشہ سے خط اور تار آئے ہیں یہ بھی خدا تعالےٰ کا احسان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت ہے۔ ورنہ دُنیا میں سینکڑوں۔ اور ہزاروں موتیں ہوتی ہیں۔ مگر ساتھ کا ہمسایہ بھی میت کے پسماندگان کے غم میں شریک نہیں ہوتا۔ اور بسا اوقات ایک گھر میں ماتم اور ساتھ کے گھر میں شادی ہو رہی ہوتی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی برکت ہے۔ کہ جس نے ہمارے لئے جذبۂ ہمدردی کو اس قدر وسیع کر دیا ہے کہ جس کا اندازہ لگانا ہمارے لئے مشکل ہے۔ اور پھر یہ ہمدردی دکھاوے۔ اور دُنیا داری کی ہمدردی نہیں۔ بلکہ ایک حقیقی ہمدردی ہے۔ جو آج سلسلۂ احمدیہ کے باہر مفقود ہے۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ نے ہمارے رنجوں میں بھی ایک ایسی خوشی پیدا کر دی ہے۔ جس کی دوسری قومیں اندازہ بھی نہیں لگا سکتیں۔ فالحمدللّٰہ علیٰ ذالک۔

ولادت۔ بچپن

عزیزہ امۃ الودود ۱۵- اکتوبر ۱۹۱۸ء کو بوقت چار بجے شام پیدا ہوئی۔ اس وقت انفلوائنزا ہندوستان میں اس قدر زوروں پر تھا۔ کہ اِلّا ماشاء اللّٰہ کوئی گھر اس کے حملہ سے محفوظ نہ تھا۔ امۃ الودود کی پیدائش کے وقت ایسی حالت تھی۔ کہ کسی کو اس کی زندگی کی امید نہ تھی۔ اور بچپن کے چند سال یہی حال رہا۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ صحت ترقی کر گئی۔ اور بظاہر اکوئی ایسی تکلیف نہ تھی۔ جس سے ہمیں کبھی اس بات کا خیال بھی ہوتا۔ کہ اس کی وفات اس طرح اچانک ہوگی۔ لیکن خدا تعالےٰ اپنی مصلحتوں کے ماتحت جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور انسان بسا اوقات اپنی کمزوریوں اور کم علمی کی وجہ سے اس کے سمجھنے سے قاصر رہتا ہے اور بہت کمزور طبائع ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی وراء الورا حکمتوں کو نہ سمجھتی ہوئی اپنے معبود حقیقی سے بھی شاکی ہو جاتی ہیں۔

حقیقی صبر کیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

اور حقیقت یہی ہے۔ کہ جب تک انسان عرفان کے اس مرحلہ پر نہ ہو۔ وہ حقیقی اسلام سے بیگانہ ہوتا ہے۔ جن لوگوں نے انسانی زندگی کا مقصد یہی دُنیاوی زندگی قرار دیا ہے۔ وہ اس کوچہ سے ہمیشہ بیگانہ رہے ہیں۔ اور ہمیشہ بیگانہ رہیں گے۔ مگر جن کو خدا تعالےٰ نے عرفان دیا ہے وہ اس بات کو جانتے ہیں۔ کہ یہ زندگی ہماری ابدالآباد کی زندگی کے لئے صرف ایک زینہ ہے۔ اور ہمارا مقصد اور منتہیٰ نہیں۔ اس زندگی کی خوشی یا غم جب تک کہ انسان کا تعلق خدا سے قائم ہے کوئی چیز نہیں۔ خدا تعالےٰ ایک مسلمان سے یہی چاہتا ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی پہونچے۔ تو خدا تعالےٰ کا شکریہ کرے۔ اور اگر کوئی زحمت پہونچے۔ تو اس پر صبر کرے۔ مگر حقیقی صبر صرف منہ سے خاموش رہنا نہیں۔ بلکہ دل سے خدا تعالےٰ کی قضا پر راضی رہنا ہے۔

مومن کا سہارا صرف اللّٰہ ہی ہے

ایک شخص کے گھر میں موت ہوتی ہے اس پر اس کا مغموم اور محزون ہونا قدرتی امر ہے۔ اور اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ مگر اس کے بعد جونہی وہ خدا تعالےٰ کے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ تو وہ صرف مُونہہ سے ہی نہیں۔ بلکہ دل سے کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اس کا دل باوجود اس رنج کے خدا تعالےٰ کی حمد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ زندگی یہاں ختم نہیں ہو جاتی۔ خدا تعالےٰ رب العالمین ہے۔ عالم دُنیوی کے اختتام پر خدا تعالےٰ کی ربوبیت ختم نہیں ہوگئی بلکہ عالمِ اخروی میں داخل ہو کر اس جہان سے گزرنے والے کے لئے خدا تعالےٰ کی ربوبیت اسی طرح قائم ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمانیت اس کے زیادہ قریب ہو جاتی ہے۔ اور رحمتی وسعت کل شیءٍ ہمیں ایک ایسا سہارا دیتی ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی سہارا نہیں۔

ایک دُنیادار ایسے مواقع پر کہتا ہے کہ میری کمر ٹوٹ گئی۔ لیکن ایک مومن کا سہارا نہ اس کی اولاد ہے۔ اور نہ املاک۔ بلکہ صرف وہ معبود حقیقی ہے۔ اور وہ ایسا سہارا ہے جو نہ کبھی کمزور ہوتا ہے۔ اور نہ ٹوٹتا ہے۔ فالحمدللّٰہ علیٰ ذالک۔

اس موقعہ پر میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ چند باتیں بیان کروں۔ جو ممکن ہے۔ کہ دوسروں کے لئے مفید ہوں

تعلیم

امۃ الودود ابھی کوئی پانچ چھ سال کی تھی۔ کہ میں نے اپنے گھر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس شروع کیا اس درس میں میں اس کو بھی بٹھا لیتا بعض لوگوں نے کہا۔ کہ اتنے چھوٹے بچے کو اس درس میں بٹھانے سے کیا فائدہ۔ لیکن میں نے اس طریق کو جاری رکھا۔ چند روز کے بعد میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ تمہاری سمجھ میں کچھ آتا ہے یا نہیں۔ اس پر اس نے جواب دیا۔ کہ میں بتلا نہیں سکتی۔ مگر میں دل میں کچھ کچھ سمجھتی ہوں۔

اگر چھوٹے بچوں کو ایسے مواقع پر شامل کر لیا جائے۔ تو انشاء اللہ جماعت کو تربیت اور علم کے لحاظ سے بہت فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ چنانچہ امۃ الودود نے بڑے ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان بھی کامیابی سے دیا۔

میٹرک پاس کرنے کے بعد مجھے خیال ہوا۔ کہ ہماری جماعت میں تعلیم کم ہے جتنے کہ لڑکیوں کے مدرسہ میں ہم مرد اساتذہ کو لگانے پر مجبور ہیں۔ اگر جماعت کی لڑکیاں اتنی تعداد میں پڑھ جائیں۔ کہ وہ خود سکول کو چلا سکیں۔ تو مردوں کی سکول کے لئے ضرورت نہ رہے گی۔ چنانچہ کالج کلاسز جاری کر دی گئیں۔ مگر اس خیال سے کہ دینیات کی تعلیم بھی ہوتی رہے۔ میں نے ہفتہ وار لیکچروں کا انتظام کروایا۔ اس میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بھی ابتدا میں لیکچر دیتے رہے۔ اور بعد میں سید محمد اسحٰق صاحب نے ایک لمبے عرصہ تک لیکچر دیئے اور ان کے نوٹ لکھائے۔ قریباً پچیس مسائل پر تفصیلی نوٹ تھے جنکو میں خود بھی وقتاً فوقتاً دیکھتا رہا ہوں۔

میر صاحب نے یہ لیکچر انتہائی محنت اور توجہ سے دیئے تھے۔ اور ان کے نوٹوں کو دیکھتے ہوئے میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ جو لڑکیاں ان لیکچروں کے نوٹ لکھتی رہی ہیں۔ وہ نہ صرف عام اسلامی مسائل اور سلسلہ احمدیہ کے خصوصی مسائل سے بہت حد تک واقف ہو گئی تھیں۔ بلکہ ایک بڑی حد تک غیر مذاہب کے اعتراضوں کے جواب دینے کی قابلیت بھی رکھتی تھیں۔ اگر احمدیہ جماعتیں مقامی طور پر ایسے تعلیمی لیکچروں کا سلسلہ شروع کریں۔ تو انشاء اللہ بہت حد تک مفید ہو سکتا ہے۔

تربیت

تعلیم کے علاوہ تربیت کا پہلو ہے اس میں ام الودود کی والدہ کا بہت بڑا دخل ہے۔ یہ انہی کی عمدہ مثال اور تربیت کا نتیجہ تھا۔ کہ مجھے اس بات کی کبھی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ کہ اس حصہ میں میری بھی کسی کوشش کی ضرورت ہے۔ جو باتیں ایک دیندار اور اہل اخلاق کی لڑکی میں ہونی چاہئیں۔ وہ اس میں موجود تھیں۔ اپنی تمام بہنوں اور بھائیوں سے ایک ایسا تعلق تھا جس کی مثال کم ملتی ہے۔

لڑکیوں کی تربیت کی ذمہ واری قدرت نے ماؤں پر رکھی ہے۔ اور اگر ہماری جماعت کی مائیں تربیت کی طرف توجہ دیں تو خدا کے فضل سے ہماری آئندہ نسلیں دنیا کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہوں گی۔

وصیت

عزیزم مرزا سعید احمد کی وفات کے بعد وصیت کی۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ اس نے وصیت کو قبول فرمایا۔ اور آج وہ عزیز مبارک احمد کے قریب بہشتی مقبرہ میں دفن ہے۔ خدا تعالیٰ اسکو اپنے دامن رحمت میں لے لے آمین

درخواست

آخر میں میری دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی بخشش کے لئے دعا فرمائیں اور ہم سب کے لئے بھی کہ خدا تعالیٰ ہمارا انجام بخیر کرے

خاکسار مرزا شریف احمد

۱۱ اگست کو تمام جماعتوں میں تحریک جدید کے جلسے منعقد کئے جائیں

تحریک جدید کے مطالبات جو قومی اور ملی اعتبار سے جماعت کی دینی و دنیوی ترقی کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پیش فرمائے ہیں۔ ان کو جاری ہوئے چھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس دوران میں جماعت اپنے مشاہدہ سے اس یقین تک پہونچ چکی ہے۔ کہ یہ سکیم بہت بڑی ترقیات کی ضامن ہے۔ ایثار اور قربانی کا مادہ پیدا کرنے۔ امارت وغربت کا امتیاز دور کرنے۔ تبلیغ کو وسعت دینے۔ اقتصادی حالت کو درست کرنے محنت اور جفاکشی کی عادت ڈالنے خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے اور روحانی قوتوں کو نشو ونما دینے کے لئے اس تحریک کے ہر مطالبہ پر عمل پیرا ہونا ازبس ضروری ہے۔ اور یہ وہ نیک نتائج ہیں۔ جو اپنے اپنے ظرف اپنی اپنی استعداد اور اپنی اپنی جدوجہد کے مطابق افراد جماعت کو حاصل ہوئے۔ اس کے علاوہ جماعتی رنگ میں احمدیت کو جو وقار حاصل ہوا۔ اور اس کے رعب و اقتدار میں جو اضافہ ہوا۔ اور دشمنوں کو مونہہ کی کھانی پڑی وہ مستزاد ہے۔ غرض اس تحریک نے جماعت کی قوت عمل میں حیرت انگیز اضافہ کیا ہے۔ اور نہ صرف مردوں بلکہ عورتوں اور بچوں میں بھی فدائیت اور جانثاری کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں۔ مگر کوئی تحریک خواہ کتنی ہی اعلیٰ ہو جب تک اس کے متعلق بار بار یاد دہانی نہ کرائی جائے۔ بہت سی طبائع میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے نماز ایسی عبادت کے لئے بھی جس کی ادائیگی دن رات میں ہر انسان پر پانچ دفعہ فرض ہے۔ اذان کی شکل میں یاد دہانی کی ایک صورت پیدا کر دی ہے۔ اور یہ وہ یاد دہانی ہے جو ہر مسجد میں ہر نماز کے وقت عمل میں لائی جاتی ہے۔ اسی طرح نماز کا تکرار اور پھر نماز میں سورۂ فاتحہ اور تکبیروں وغیرہ کا تکرار بتاتا ہے۔ کہ کسی تحریک کا فرض ایک یا دو یا تین دفعہ سن لینے یا دوسروں کو سنا دینے سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ بار بار اور متواتر اس تحریک کو پیش کیا جائے۔ پھر ترقی کرنے والی قومیں چونکہ نئے افراد کو اپنے اندر شامل کرتی رہتی ہیں۔ اور نئے آنے والے پرانی تحریکات سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اس لئے بھی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ ان کے سامنے اچھی باتوں کو دہرایا جائے۔ تا لوگوں کے اندر یہ نقص نظر نہ آئے کہ ان میں سے کچھ تو اس تحریک سے واقف ہوں اور کچھ ناواقف۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ترقی کرنے والی جماعت ہے اور کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا جس میں اس کے افراد کی تعداد پہلے سے زیادہ نہ ہو جاتی ہو۔ ہر روز جب خدا لوگوں کی حیات کا سامان مہیا کرنے کے لئے افق آسمان سے سورج بلند کرتا ہے۔ اور اس کی شعاعیں آنکھوں کو منور کرنے لگتی ہیں۔ تو ساتھ ہی آفتاب روحانی یعنی سلسلہ احمدیہ کی شعاعیں بھی بعض لوگوں کی آنکھوں کو منور کر دیتی ہیں۔ اور وہ دیدۂ بینا لے کر خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گانے لگ جاتے ہیں۔

پس چونکہ نئے لوگ ہماری جماعت میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی امکان ہوتا ہے۔ کہ کہیں واقف لوگ غافل نہ ہو جائیں۔ علاوہ ازیں بچے بھی جوان ہو کر باتوں کو سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ سلسلۂ یاد دہانی کو جاری رکھا جائے۔ تحریک جدید چونکہ ایک ایسی تحریک ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی خاص تفہیم کے ماتحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے سامنے پیش فرمائی۔ اس لئے حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ۱۱ اگست کو تمام جماعت ہائے احمدیہ میں اس کے متعلق جلسے کئے جائیں۔ سیکرٹریان جماعت کو اس طرف فوری طور پر توجہ کرنی چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہ جلسے نہایت شاندار طریق پر منائے جائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ "اس جلسہ سے قبل جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کے علیحدہ علیحدہ جلسے کر کے بار بار یہ باتیں ان کے سامنے پیش کی جائیں۔ سیکرٹریان تحریک جدید ہفتہ وار رپورٹ بھجواتے رہیں۔ کہ اس کے لئے انہوں نے کس طرح چھوٹے چھوٹے جلسے منظم کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی جائے۔ کہ اس وقت تک چندے بھی پورے کے پورے ادا ہو جائیں۔ یا ان کا اکثر حصہ ادا ہو جائے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سیٹ مفت حاصل کرنیکا نادر موقعہ

جو دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا سیٹ جس کی قیمت مبلغ پچیس روپے ہے مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے یہ سہولت مہیا کی ہے۔ کہ اگر وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے سیٹوں کے دس خریدار بنائیں گے۔ تو انہیں ایک سیٹ مفت دیا جائے گا۔ شائقین جلد سے جلد اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

بٹالہ میں جماعت احمدیہ کا عظیم الشان جلسہ

بٹالہ (ہاتھی دروازہ) کے چند معززین نے جماعت احمدیہ کو بعض دینی مسائل کے متعلق مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جو منظور کر لیا گیا شرائط وغیرہ طے ہو کر ۲۶ - ۲۷ ؍ جون کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ اور اشتہارات شائع کر دیئے گئے۔ لیکن اچانک ۲۵ ؍ جون کو دوپہر کے وقت غیر احمدی منتظمین میں سے خان بہادر صوبیدار میجر ولی محمد صاحب میونسپل کمشنر ایم۔ بی۔ ای اسسٹنٹ ریگروٹنگ افسر ضلع گورداسپور نے جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو بذریعہ تار اطلاع دی۔ کہ میں مناظرہ کا انتظام نہیں کر سکتا۔ اس پر فوراً جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال۔ مولوی ابوالعطا صاحب۔ اور چوہدری دل محمد صاحب مولوی فاضل بٹالہ تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ صوبیدار میجر صاحب اپنے گاؤں میں چلے گئے ہیں۔ اس پر یہ بزرگ ان کے گاؤں میں پہنچے۔ اور کہا کہ ہم اشتہار شائع کر چکے ہیں۔ اس کے مطابق لوگ مناظرہ پر آنے کو تیار ہوں گے۔ اگر اب مناظرہ بند کریں تو دوسرے اشتہار کے ذریعہ ان کو اطلاع پہنچنے کا وقت نہیں۔ وہ ضرور آئیں گے۔ اس لئے مناظرہ ہونا چاہیئے مگر انہوں نے انکار کیا۔ اور کہا کہ یہاں کے بعض لوگ میرے خلاف ہو گئے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں اس وقت میں انتظام نہیں کر سکتا۔ اس لئے مجبور ہوں۔ بٹالہ کے بعض اور لوگوں سے گفتگو کرنے پر یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ بٹالہ کے احراری عنصر نے یہ ارادہ کیا ہے۔ کہ مناظرہ کے ملتوی کر دینے کا تار صوبیدار میجر صاحب سے دلا دیا جائے۔ تا احمدی مناظرہ کے لئے نہ آئیں۔ اور جب احمدی مناظرہ کے لئے اس تار کی وجہ سے نہ آئیں۔ تو پھر وقت مقررہ پر مناظرہ کے لئے جمع ہو کر پبلک میں اعلان کیا جائے۔ کہ احمدی باوجود اشتہار دینے کے ہمارے مقابلہ پر نہیں آئے۔ اور مناظرہ سے فرار کر گئے ہیں۔ اس لئے جب غیر احمدی منتظمین مناظرہ نے انکار کر دیا۔ تو جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے فیصلہ کیا۔ کہ اب یہاں ہمیں اپنا جلسہ کرنا چاہیئے۔ تا مخالفوں کو ہمارے فرار کا ڈھنڈورا پیٹنے کا موقع نہ مل سکے۔ اور جو احمدی مناظرہ کے لئے آئیں انہیں کلیتہً مایوس نہ ہونا پڑے

چنانچہ مناظرہ کے لئے مجوزہ مقام سے تھوڑے ہی فاصلہ پر بوساطت حکیم فضل حق خانصاحب ایک ہندو صاحب سے ایک جگہ میں جلسہ کرنے کی اجازت حاصل کی گئی۔ مگر جب ۲۶ ؍ کی صبح وہاں احمدی دوست خیمے وغیرہ لگانے لگے تو اس زمین کے مزارعین نے ان ہندو صاحب پر زور دیا۔ کہ یا تو وہاں جلسہ کی اجازت نہ دی جائے۔ یا پھر ہم مزارع نہیں رہیں گے۔ یہ مزارع صاحبان وہ تھے۔ جو بشرح صدر ہمیں وہاں آنے اور ٹھہرنے کی دعوت دیتے تھے۔ اور ہر قسم کی امداد کا بھی وعدہ کرتے تھے۔

اس پر ان ہندو صاحب نے حکیم صاحب سے معذرت کی۔ کہ لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ اور مزارعین بھی زمین کی کاشت چھوڑنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ حکیم صاحب نے جیسا کہ ایک غیور مسلمان کی شان ہونی چاہیئے کہلا بھیجا۔ کہ وہاں سے چلے آئیں۔ مگر حکیم صاحب موصوف کا اثر اپنے مقام پر ایسا نہ تھا۔ کہ ان کے کام میں ایک صاحب انکار کر دیں۔ تو دوسرے تیار نہ ہوں۔ چنانچہ اسی وقت ایک صاحب دل اور شریف مسلمان مفتی محمد اکرم صاحب نے حکیم صاحب موصوف اور بعض دیگر منفا می احمدیوں کے کہنے پر اپنی جگہ میں جو مجوزہ مناظرہ گاہ سے بالکل قریب تھی۔ احمدیوں کو جلسہ کرنے کی اجازت دے دی۔ اور باوجود سخت سے سخت مقابلہ کے اپنی بات پر ایک کوہ وقار بن کر قائم رہے۔

مناظرہ کا وقت چار بجے بعد دوپہر مقرر تھا۔ اس وقت تک قادیان۔ اٹھوال۔ ونجواں۔ تگبول غازی کوٹ۔ دھرم کوٹ بگہ۔ عمروالہ۔ ڈیری والہ۔ فیض اللہ چک۔ بہل چک۔ تخت غلام نبی اور دیگر کئی دیہات سے احمدی احباب بہ تعداد کثیر پہنچ گئے۔ حتیٰ کہ امرتسر اور لاہور کے بھی بعض دوست تشریف لے آئے چونکہ مناظرہ کے لئے کوئی مقابل پر نہ آیا۔ اس لئے احمدی علماء مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ چوہدری دل محمد صاحب۔ گیانی عباداللہ صاحب مولوی ابوالعطا صاحب۔ اور بالآخر جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے نے نہایت عمدہ اور برمحل تقریریں کیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز احمدیت کی صداقت کو کھول کر بیان کیا۔ قریباً چار ساڑھے چار ہزار کا مجمع تھا۔ جو بالکل پر سکون رہا۔ اس علاقہ کے رہنے والے بعض مخالفین اکٹھے ہو کر علاقہ مجسٹریٹ صاحب کے پاس گئے۔ کہ جلسہ روک دیا جائے۔ ورنہ فساد ہو جائے گا۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ اپنی جگہ میں جلسہ کرنے سے میں احمدیوں کو روک نہیں سکتا۔ البتہ تحصیلدار صاحب کو وہاں انتظامات کی نگرانی کے لئے بھیج دیا۔

مخالفین ہمارا جلسہ تو نہ روک سکے۔ مگر اور جس رنگ میں ممکن ہوا نیش زنی کرتے رہے۔ نزدیک جو کنوئیں تھے۔ ان سے سامان آب نوشی اتار لیا گیا۔ تاکہ احمدی پانی نہ پی سکیں۔ چھوٹے بچے جب ملحقہ کھیتوں میں پیشاب کے لئے جاتے۔ تو انہیں روڑے مارے جاتے۔ مگر ان باتوں کے باوجود اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ ساڑھے چھ بجے کے قریب جلسہ ختم ہوا۔ اور احباب ایک ترتیب کے ساتھ بصورت جلوس سٹیشن کی طرف روانہ ہوئے۔

احباب اس موقع پر مختلف تبلیغی پنجابی اشعار پڑھتے۔ نعرہ ہائے تکبیر احمدیت زندہ باد۔ فضل عمر زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے شہر سے باہر آئے۔ احباب قادیان سٹیشن پر چلے گئے۔ تا گاڑی پر سوار ہو سکیں اور دیہات کے دوستوں کو ڈاک بنگلہ کے وسیع میدان میں کھانا کھلایا گیا۔ کھانے سے فارغ ہو کر وہ بھی اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

اس موقعہ پر ہم جناب مفتی محمد اکرم صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے مخالفین کی دھمکیوں کے باوجود نہایت قابل تعریف ہمت اور استقلال کا ثبوت دیا۔

یو۔ پی کے ایگریکلچرل کالجوں میں داخلہ

وہ احمدی نوجوان جن کا داخلہ پنجاب کے کسی ایگریکلچرل کالج میں نہ ہو سکے وہ لکھاؤٹی ضلع بلند شہر (یو۔پی) کے ایگریکلچرل کالج یا بڑوت کالج ضلع میرٹھ کو درخواستیں ۸ ؍ جولائی سے پہلے پہلے روانہ کر دیں۔ داخلہ ۸ ؍ جولائی سے شروع ہو گا۔ درخواستیں کالجوں کے پرنسپلوں کے نام بھیجی جائیں۔

کشمیر اور دوسری ریاستوں کے احمدی طلباء کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ کشمیر سے بہت سے لڑکے ہر سال لکھوٹی کالج میں تعلیم حاصل کرتے آتے ہیں۔ ان کالجوں نے

خریداران الفضل جن کی خدمت میں وی۔ پی ارسال ہونگے

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے جن کا چندہ ۲۱ جون ۴۰ء سے ۲۰ جولائی ۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تا وہ حسب دستور چندہ ارسال فرمادیں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم ۱۰ جولائی ۴۰ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ یا اس تاریخ سے قبل وی۔ پی روکنے کے متعلق اطلاع بھجوادیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ وی۔ پی وصول فرمانے کے لئے تیار ہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی۔ پی پہنچے۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وصول فرمائیں۔

بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی۔ پی جائے تو واپس کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے۔ کہ اگر وہ تعاون نہ فرمائیں گے۔ تو دفتر کے روزمرہ کے اخراجات کہاں سے پورے ہوں گے۔ علی الخصوص اس زمانہ میں جب کہ کاغذ کی گرانی سے اخبار کی مشکلات مزید چند ہو گئی ہیں۔

خاکسار منیجر الفضل

- ۹۷ عبدالعظیم صاحب
- ۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
- ۲۷۹ - مولوی عبدالحی صاحب
- ۶۲۰ - خان صاحب غلام محی الدین خان صاحب
- ۹۴۸ - مولوی سراج الحق صاحب
- ۱۳۴۳ حکیم عبدالرحمن صاحب
- ۱۸۹۲ مولوی محمد حسین صاحب
- ۲۷۸۸ چوہدری فضل احمد صاحب
- ۳۱۵۸ - عبدالمالک صاحب
- ۳۲۴۷ - روشن الدین صاحب
- ۳۸۴۲ - شیخ رفیع الدین صاحب
- ۳۹۴۸ - ایم فخر الدین صاحب
- ۴۰۱۱ شیخ محمد کرم الہی صاحب
- ۴۱۳۹ ڈاکٹر مطلوب خان صاحب
- ۴۲۳۱ سومیر خان صاحب
- ۴۴۱۶ محمد حسین صاحب
- ۴۷۹۱ - رسالدار میجر محمد یعقوب صاحب
- ۴۸۰۰ ڈاکٹر عبدالوحید صاحب
- ۵۳۰۴ چوہدری مرتضےٰ صاحب
- ۵۳۵۰ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
- ۵۴۶۸ ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
- ۵۵۳۱ چوہدری بشیر احمد صاحب
- ۵۶۴۹ منشی اللہ دتہ صاحب
- ۵۶۸۲ عبدالشکور صاحب
- ۵۹۱۲ - بابو عبدالقدوس صاحب
- ۶۰۴۱ - اہلیہ عبدالغفور خان صاحب
- ۶۱۸۶ - میجر جمعدار محمد خان صاحب
- ۶۳۲۱ بابو محمد عالم صاحب
- ۶۷۴۲ - اے۔ جی۔ ناصر صاحب
- ۶۸۸۴ - سیٹھ محمد صدیق صاحب
- ۷۱۵۴ - خلیفہ عبدالرحیم صاحب
- ۷۲۳۳ نور احمد صاحب
- ۷۲۴۰ چوہدری سر احمد صاحب
- ۷۲۹۶ - آئی۔ ایم خان صاحب
- ۷۴۳۷ چوہدری شاہ محمد صاحب
- ۷۶۱۴ بابو عبدالغنی صاحب
- ۷۶۵۵ سیکرٹری انجمن احمدیہ
- ۷۷۴۵ - ایم۔ ایم سلیم اکبر صاحب
- ۷۷۶۸ - ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
- ۷۹۰۰ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
- ۷۹۵۲ احمد حسین سعید صاحب
- ۸۰۳۰ عبدالعزیز صاحب
- ۸۰۷۵ رشید احمد صاحب
- ۸۱۵۰ منشی غلام محمد صاحب
- ۸۱۵۶ - غلام رسول صاحب
- ۸۲۶۱ - میاں مدد علی صاحب
- ۸۴۱۲ شیخ رحیم بخش صاحب
- ۹۱۷۱ - ای ابراہیم صاحب
- ۹۲۲۶ - حاجی محمد صاحب
- ۹۲۴۰ - سید زمان شاہ صاحب
- ۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
- ۹۶۵۵ جناب فضل حق خان صاحب
- ۹۶۶۹ میاں اللہ رکھا صاحب
- ۹۷۳۵ - شیخ فضل حق صاحب
- ۹۸۰۸ - پریذیڈنٹ احمدیہ میڈیکل
- ۹۸۶۷ سید عنایت حسین صاحب
- ۹۸۸۷ - چوہدری فضل احمد صاحب
- ۹۸۹۳ - منشی کرم الدین صاحب
- ۹۹۶۴ - آئی۔ اے حکیم صاحب
- ۹۹۷۶ - ڈاکٹر عطر الدین صاحب
- ۱۰۰۱۳ مولوی غلام حسین صاحب
- ۱۰۱۰۷ - بنجانہ ملک محمد شفیع صاحب
- ۱۰۱۱۴ - عبدالحق و عبدالحفیظ صاحب
- ۱۰۱۲۵ - چوہدری عبداللہ خان صاحب
- ۱۰۱۳۱ - محمد رمضان احمد صاحب
- ۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
- ۱۰۲۸۱ جناب منور احمد صاحب
- ۱۰۳۷۰ مولوی صالح محمد صاحب
- ۱۰۴۶۰ - غلام جیلانی خان صاحب
- ۱۰۴۶۲ - لفٹننٹ محمد اسمٰعیل صاحب
- ۱۰۶۸۲ - ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
- ۱۰۷۷۴ غلام حیدر صاحب
- ۱۰۸۰۴ - سید فیاض حیدر صاحب
- ۱۰۹۱۴ - ماسٹر نواب الدین صاحب
- ۱۰۹۳۷ سیکرٹری انجمن احمدیہ کنانور
- ۱۰۹۸۰ - عبدالمجید صاحب
- ۱۱۰۵۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
- ۱۱۰۷۱ - مولا بخش صاحب
- ۱۱۱۲۸ - نعمت علی صاحب
- ۱۱۱۹۲ - چوہدری محمد علی صاحب
- ۱۱۲۵۳ - چوہدری فضل محمد صاحب
- ۱۱۲۷۹ شیخ فضل کریم صاحب
- ۱۱۲۸۴ - محمد صدیق صاحب
- ۱۱۲۹۴ ملک عمر علی صاحب
- ۱۱۵۱۱ - محمد علی خان صاحب
- ۱۱۵۷۹ - محمد بخش صاحب
- ۱۱۶۶۳ - سید محمد شفیع صاحب
- ۱۱۷۰۳ - ملک احمد خان صاحب
- ۱۱۷۸۰ - ابوالبشیر احمد اللہ صاحب
- ۱۱۷۹۲ - ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
- ۱۱۸۵۳ - ڈاکٹر محمود صاحب
- ۱۱۸۶۷ - میاں محمد یوسف صاحب
- ۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب
- ۱۱۹۰۲ - ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
- ۱۱۹۵۴ خلیفہ صلاح الدین صاحب
- ۱۲۰۱۱ چوہدری اللہ بخش صاحب
- ۱۲۰۶۲ - محمد سلطان احمد صاحب

بعض نادہندہ موصیوں کو آخری اطلاع

مندرجہ ذیل موصیوں کے متعلق مجلس کارپرداز نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک ماہ کے اندر اندر اپنے بقایا کی ادائیگی کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ سے فیصلہ کر لیں۔ ورنہ ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں گی۔

(۱) جناب احمد سعدی صاحب حیدرآباد دکن (۲) چوہدری مولا بخش صاحب کو اپریٹو بینک لاہور (۳) نور بیگم صاحبہ کپورتھلہ (۴) مستری دین محمد صاحب ککھو کے مستریاں (سکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۸ جون۔ معلوم ہؤا ہے کہ حکومت روس نے رومانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ بسریبیا اور بکوڈینیا کا شمالی حصہ اسے واپس دے دیا جائے۔ روس نے جو الٹی میٹم دیا تھا۔ اس کی میعاد آج رات کو دس بجے تک ختم ہوتی ہے رومانیہ کی کراؤن کونسل نے ان مطالبات کو منظور کرنے کا فیصلہ کیا ہے پہلے رومانیہ نے درخواست کی تھی۔ کہ روسی نمائندوں سے بات چیت کا موقعہ دیا جائے۔ مگر روسی وزیر اعظم نے اسے مسترد کر دیا۔ اور کہا کہ چند گھنٹوں سے زیادہ مہلت نہیں دی جا سکتی۔ رومانوی کیبنٹ مستعفی ہو گئی ہے۔ وزیر خارجہ بھی مستعفی ہو گیا ہے۔ جو مارشل گوئرنگ کا گہرا دوست ہے۔ بلقان کی ریاستوں میں اس سے بے چینی پھیل گئی ہے۔ کل ہنگری کیبنٹ کا جلسہ ہؤا۔ بلغاریہ کی کیبنٹ کا بھی جلسہ ہؤا۔ ترکی کا بحری بیڑہ بحیرہ اسود میں پہنچ گیا ہے۔

ایک برطانوی آبدوز نے ناروے کے جنوب[illegible] کے پاس جرمنی کا ایک آٹھ ہزار ٹن کا جہاز جو سامان سے لدا ہؤا تھا۔ غرق کر دیا۔

دہلی ۲۸ جون۔ گاندھی جی آج یہاں پہنچے۔ اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبر مسٹر آصف علی سے ایک گھنٹہ بات چیت کی۔ آپ کل شملہ میں وائسرائے سے ملیں گے۔ مسٹر جناح ابھی تک وہیں ہیں۔ اور ابھی کچھ روز ٹھہریں گے۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کا خیال ہے۔ کہ شائد آپ پھر وائسرائے سے ملیں۔ اور ممکن ہے گاندھی جی سے بھی ملیں۔ اور یہ بھی کہ دونوں وائسرائے سے اکٹھے ملیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گاندھی جی کی ملاقات کے معاً بعد کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو گا۔ جو پہلے حسب ضرورت ۔ے جولائی کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

شملہ ۲۸ جون۔ آج مسٹر جناح نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اگر مجھے اختیار دے دیا جائے۔ اور میرے مشورہ پر عمل کیا جائے۔ تو میں حکومت پنجاب اور خاکساروں کے درمیان باعزت سمجھوتہ کرا سکتا ہوں۔

بمبئی ۲۸ جون۔ یہاں سرکاری ملازموں کو اجازت دے دی گئی ہے۔ کہ وہ سول گارڈز میں بھرتی ہو سکتے ہیں بشرطیکہ ان کے فرائض میں کوئی حرج نہ ہو۔

شملہ ۲۸ جون۔ حکومت ہند کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بمبئی کی بندرگاہ تجارتی جہازوں کے لئے بند کر دی گئی ہے۔ ہندوستان کی باقی بندرگاہیں کھلی ہیں۔

لاہور ۲۸ جون۔ حکومت پنجاب کے احکام کے ماتحت پولیس نے لاہور امرتسر اور بعض اور جگہوں سے چالیس سوشلسٹ اور کمیونسٹ گرفتار کر لئے ہیں۔ ان میں پنجاب اسمبلی کے پانچ ممبر بھی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان سب کو نظر بند کر دیا جائیگا۔

ہانگ کانگ ۲۸ جون۔ جاپانی فوجوں نے ہانگ کانگ کے مشرقی حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۲۸ جون۔ امریکہ کے مشہور کارخانہ دار موٹر سازی مسٹر ہنری فورڈ نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ چھ ماہ کے انتظامات کے بعد اتحادیوں کے لئے ایک ہزار ہوائی جہازوں کے انجن روزانہ تیار کر سکتے ہیں۔ مگر اب انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۸ جون۔ حکومت رومانیہ نے روس کے مطالبات کو تسلیم کر کے مطلوبہ علاقہ اس کے حوالے کر دیا ہے۔ اور روسی فوجوں نے ان میں داخل ہونا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ماسکو کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ رومانیہ نے روس کا مطالبہ مان لیا ہے۔ اور چار گھنٹے ہوئے کہ روس کی فوجیں رومانیہ کی سرحد کو پار کر چکی ہیں۔ غیر سرکاری خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رومانیہ کی بلیک سی والی بندرگاہوں۔ اور اس میں ٹھہرنے والے جہازوں کا بھی روس نے مطالبہ کیا ہے۔ اس علاقہ میں جو روس نے لیا ہے بہت سی کانیں ہیں۔ امریکہ کے اخبار "نیویارک ٹائمز" نے لکھا ہے۔ کہ روس کی یہ کارروائی ایسی ہے۔ کہ گویا بلقان کی ریاستوں میں بھونچال آ گیا۔ روس کی اس کارروائی پر ہنگری میں کسی حیرت کا اظہار نہیں کیا گیا۔

لنڈن ۲۸ جون۔ گذشتہ دس دنوں میں جرمنی کے بم برسانے والے ہوائی جہازوں نے سات بار برطانیہ پر حملہ کیا۔ مگر اس حملہ میں جرمنی کے انیس بمبار جہاز نیچے گرا دئے گئے۔ اور جو جہاز واپس گئے۔ ان میں سے بھی اکثروں کو سخت نقصان پہنچا۔ اور کئی جہازوں کے ہوا باز یا تو مارے گئے یا زخمی ہو گئے۔ لنڈن میں کہا جا رہا ہے۔ کہ اگر جرمنی اپنے بہت سے ہوائی جہاز یکدم برطانیہ پر حملہ کرنے کے لئے بھیج دے۔ تو وہ برطانیہ کی توپوں کا خوب شکار ہو سکتے ہیں۔

لنڈن ۲۸ جون۔ فرانس میں پیٹان گورنمنٹ میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے۔ مگر وہ تبدیلی کوئی زیادہ اہم نہیں۔

لنڈن ۲۸ جون۔ جنوبی افریقہ میں رہنے والے فرانسیسیوں نے جنرل ڈیگال کو تار دیا ہے۔ کہ لڑائی اس وقت تک جاری رکھی جائے جب تک کہ ختم نہیں ہو جاتی۔

شملہ ۲۸ جون۔ کل شملہ سے ایک آرڈی ننس جاری کیا جائے گا۔ جس کے رو سے تمام مستریوں کے لئے ملک کی خدمت لازمی کر دی جائے گی تاکہ ان سے لڑائی کا سامان تیار کرنے والی فیکٹریوں میں کام لیا جا سکے۔ کیونکہ اگلے چند مہینوں میں ان فیکٹریوں کو بہت سے آدمیوں کی ضرورت پڑیگی جو مستری کسی فرم میں کام کرتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی گورنمنٹ کو یہ اختیار ہو گا۔ کہ وہ ان فرموں کو اس بات پر مجبور کرے۔ کہ وہ اپنے مستری گورنمنٹ کو دے دے۔ ان مستریوں کا اپنی فرموں میں دوبارہ ملازم ہونے کا حق قائم رہے گا۔ اس آرڈی ننس کا نفاذ صرف ہندوستانی مستریوں پر ہو گا۔

دہلی ۲۸ جون۔ آج رات ۸½ بجے سر راما سوامی نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے ان فوائد پر روشنی ڈالی جو مستریوں کی بھرتی سے ملک کو حاصل ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کہ امن کے زمانہ میں ہندوستان کو اس سکیم سے بہت فائدہ ہو گا۔

شملہ ۲۸ جون۔ گورنمنٹ نے ایک ڈیپارٹمنٹل کمیٹی بنائی ہے۔ جو اس بات پر غور کرے گی۔ کہ موجودہ ٹیکنیکل اداروں میں مستریوں کی ٹریننگ کے لئے کیا کیا تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے کمشنر تعلیم اس کے چیئرمین ہوں گے۔

جالندھر ۲۸ جون۔ جالندھر کے ضلع نے ہندوستان کے بچاؤ کے قرضہ میں گورنمنٹ کو سات لاکھ روپیہ دیا ہے۔

شملہ ۲۸ جون۔ دیوان صاحب ٹراونکور نے گورنمنٹ آف انڈیا کو لکھا ہے۔ کہ ریاست کی اندرونی حفاظت کے لئے ٹریٹوریل فورس بھرتی کرنے کی اجازت دی جائے۔

بمبئی ۲۸ جون۔ پچھلے ایک ہفتہ سے یہاں سخت بارش ہو رہی ہے۔ اب تک اس بارش سے بارہ انچ زیادہ مینہ برس چکا ہے۔ جو انہی دنوں میں بالعموم ہؤا کرتی ہے۔

کراچی ۲۸ جون۔ آج گورنر سندھ کی زیر صدارت کراچی میں ایک جلسہ ہؤا۔ جس میں وہ تجاویز سوچی گئیں۔ جن سے لڑائی کے کام میں حکومت برطانیہ کو زیادہ سے زیادہ مدد دی جا سکے۔

مبلغین سلسلہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نوٹ فرمالیں

(۱) ہر ڈائری اور رپورٹ پر یکم ہجرت ۱۳۱۹ ہش سے نمبر دیئے جائیں۔ یعنی اب جو رپورٹ وغیرہ آئے اس کا نمبر سابقہ رپورٹوں کو محسوب کر کے رکھا جائے۔

(۲) حساب کتاب ذاتی درخواستیں تبلیغی رپورٹ میں شامل نہ ہوں۔ وہ علیحدہ کاغذ پر لکھی جائیں۔

(۳) سالانہ رپورٹ کے لئے ابھی سے مواد محفوظ کرتے جائیں۔ اور بالخصوص یادداشت کے طور پر لکھ لیں

نام ماہ۔ تعداد (۱) لیکچر وخطبات (۲) مناظرات (۳) ملاقات (۴) مضامین (۵) میل سفر (۶) بیعت اور جو امور خصوصیت سے قابل ذکر ہوں۔

(۴) دوسری نظارتوں کو ماہ بماہ باقاعدہ رپورٹیں بھجواتے رہیں اور ہر ماہ کے آخر پر اپنی کارگذاری پیش کرتے وقت یہ فقرہ کہ "جملہ نظارت ہائے مرکزی کے مختلف کاموں کے بارے میں ماہوار رپوٹیں بھیج دی گئی ہیں" لکھ دیا کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

جلسہ

انجمن شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا سالانہ جلسہ ۳و۴ ماہ جولائی ۱۹۴۰ء بروز بدھ وار و جمعرات کو منعقد ہوگا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ تاریخہائے مذکورہ بالا پر تشریف لاکر ثواب حاصل کریں۔ اور جلسہ کی رونق کا باعث ہوں۔ سردار احمد شاہ سکرٹری تبلیغ شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ

تاریخ امتحان میں تبدیلی

۲۶ احسان کے "الفضل" میں خدام الاحمدیہ کا "ضرورۃ الامام" کے امتحان کے متعلق جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں "امتحان کی تاریخ ۵ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش مطابق ۵ ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء لکھی ہے۔ مگر امتحان اس کی بجائے ۶ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش مطابق ۶ ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء بروز اتوار ہوگا۔ کیونکہ ۵ تاریخ کو ہفتہ ہے اور اتوار ۶ تاریخ کو ہے۔ خاکسار ملک عمر علی بی۔ اے مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ۔

نوٹس

ناردرن گروپ سلیپر پول۔ لاہور کو کم سے کم 1000 cft اور زیادہ 5000 cft تک مختلف سائز کے دیودار کے چرے ہوئے ڈپو کے شہتیروں کی خریداری کے سلسلہ میں ایک روپیہ کی بنا پر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر سلیپر کنٹرول آفیسر ناردرن گروپ سلیپر پول لاہور کے دفتر میں ۲۵ جولائی ۱۹۴۰ء کے پانچ بجے شام تک پہنچ جانے چاہئیں۔ یہ ٹنڈر اگلے کام کے دن گیارہ بجے قبل دوپہر کھولے جائیں گے

۲۔ ٹنڈر فارم مع مکمل تفصیل ۲۹ جون ۱۹۴۰ء کو اور مابعد سلیپر کنٹرول آفیسر ناردرن گروپ سلیپر پول۔ این۔ ڈبلیو۔ آر ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ اور خرید ے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر کی قیمت فروخت ۵/۰ روپیہ ہے۔